مکرم صلاح الدین قمر صاحب

کا ذکرِ خیر

(مکرم ایم۔ایم۔طاہر صاحب)

ہمارے بہت ہی پیارے اور قابل احترام دوست مکرم صلاح الدین قمر صاحب آف شٹٹ گارٹ مورخہ 13 مئی 2024ء کو بعمر 62 سال جرمنی میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اور اطفال الاحمدیہ کی سرگرمیوں میں فعال حصہ لینا شروع کیا تب سے صلاح الدین قمر صاحب کو دیکھا کہ آپ ہر وقت جماعتی خدمت میں پیش پیش رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ ربوہ میں حفاظتی عملہ میں رضا کارانہ ڈیوٹی کرتے رہے۔ آپ اس زمانے میں بھی آسودہ حال تھے۔ آپ کے پاس کار اور موٹر سائیکل موجود تھی اور دونوں کو ہی جماعتی ڈیوٹیز کے لئے خوب استعمال کیا۔ پہلے زعیم منتخب ہوئے پھر حلقہ سے خدام الاحمدیہ مقامی کی عاملہ میں آگئے اور پہلے بطور بلاک لیڈر اور پھر محاسب مقامی خدمت کی توفیق ملی۔ جب آپ محاسب تھے تو آپ نے اپنے ساتھ نائبین کی ایک مضبوط ٹیم تشکیل دی اور ربوہ کے مختلف محلہ جات کا آڈٹ کرنے جایا کرتے۔ 1988ء میں جرمنی منتقل ہوگئے۔ اس آخری سال آپ کو مکرم محمود احمد شاہد صاحب بنگالی صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی عاملہ میں مہتمم تربیت کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔

جرمنی ہجرت کی تو شٹٹ گارٹ رہائش پذیر ہوگئے اور تادَمِ واپسیں جماعتی خدمات بجالاتے رہے۔ جرمنی میں قضاء کا نظام قائم ہوا تو آپ قاضی اوّل کے طور پر سالہاسال خدمات بجالاتے رہے۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصاراللہ میں مقامی اور ریجنل سطح پر خدمت کی توفیق ملی۔ بوقت وفات سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کر رہے تھے۔

نظام جماعت سے مضبوط وابستگی اور احباب جماعت سے دوستانہ تعلق ہی صلاح الدین قمر صاحب کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ جلسہ سالانہ جرمنی ہو یا جلسہ سالانہ برطانیہ ہمہ تن اُس کے لئے تیار رہتے اور اہتمام کے ساتھ شرکت کرتے۔ احباب جماعت سے تعلقات کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ اپنے کلاس فیلوز کے ساتھ ایک مضبوط تعلق اور پھر اس کو جس طرح نبھایا ہے اس کے سبھی شاہد ہیں۔ دارالصدر جنوبی ربوہ کے دوستوں کے ساتھ ملاقات اور سیر و تفریح کے پروگرام بناتے اور اس تعلق دوستی کے آپ محرک بھی تھے اور پہرہ دار بھی۔ وفات سے پہلے بھی دوستوں کا ایک ٹرپ ناروے کی سیر کے لئے تشکیل دیا لیکن عمر نے وفا نہ کی۔ لیکن دوستوں نے صلاح الدین قمر صاحب کی یاد میں یہ تفریحی دَورہ ان کی وفات کے بعد کر کے مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا۔

آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد مکرم حاجی قمرالدین صاحب چانڈیو کے ذریعہ آئی جنہوں نے 1947ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ احمدیت سے ان کو تعارف اس طرح ہوا کہ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ نے قمر آباد سے تین میل کے فاصلہ پر زمین ٹھیکہ پر لی جس کی نگرانی چودھری محمد اکرم صاحب اور ڈاکٹر احمد دین صاحب کے سپرد تھی۔ ان احباب کا حاجی صاحب سے تعارف ہوا اور پھر تبلیغ شروع ہوگئی جس کے نتیجہ میں بالآخر حاجی قمرالدین صاحب نے بیعت کرلی۔ بیعت کے بعد چانڈیو برادری جس کے آپ رئیس تھے کی طرف سے شدید مخالفت اور بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ ثابت قدم رہے۔ آپ کی استقامت کے نتیجہ میں بالآخر بائیکاٹ ختم ہوگیا۔ 1953ء کے جلسہ پر آپ کافی عرصہ ربوہ رُکے رہے۔ اس پر آپ کے چھوٹے بھائی حاجی کریم بخش صاحب فکرمند ہوئے اور ربوہ پہنچے۔ انہوں نے کچھ دن ربوہ قیام کیا اور وہ بھی احمدیت کے نور سے منور ہوگئے۔ اگلے سالوں میں آپ کی کوشش سے کچھ اور عزیز بھی احمدیت میں داخل ہوگئے۔ حاجی قمرالدین صاحب اثرورُسوخ رکھنے والی شخصیت تھے جنہوں نے علاقے کی بہبود کے لئے کئی رفاہی کام کروائے۔ قمر آباد

میں مڈل سکول، مورو میں ہائی سکول کی عمارت ذاتی خرچ پر تعمیر کروائی۔حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک وقفِ جدید کے لئے آٹھ ایکڑ اراضی وقف کی[1]۔ آپ کی زندگی میں ہی قمر آباد میں ایک مستحکم جماعت قائم ہوگئی جس کے آپ تاوفات صدر رہے۔ 15 جنوری 1981ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے[2]۔مکرم صلاح الدین قمر صاحب بہت خوبیوں کے مالک اور نافع الناس وجود تھے۔حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ آپ کی وفات پر آپ کے عزیز، دوست اور حلقہ احباب سبھی آپ کے اوصافِ حمیدہ میں رطب اللسان ہیں۔

آپ کی اہلیہ ثانی مکرمہ عطیۃ الکریم صاحبہ نے بتایا کہ اگرچہ ہمارا میاں بیوی کا ساتھ مختصر رہا اور چند سال پہلے ہی شادی ہوئی تھی لیکن ہم چونکہ ایک ہی خاندان کے ہیں اس لئے آپ کی شخصیت کا مجھے ادراک تھا۔ مَیں نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے ایک نیک ساتھی عطا کیا۔ میرے شوہر اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے تھے۔ بہت صابروشاکر، اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے۔مسکراتے چہرے اور دھیمے لہجہ سے بات کرتے۔خود سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور رقم بچا کر غرباء کی امداد کرتے۔ اپنی والدہ سے غیرمعمولی محبّت تھی۔ جرمنی ہوتے تو مجھ سے والدہ کی خیریت پوچھتے اوران کی خدمت کرنے کی نصیحت کرتے۔ ربوہ میں ہوتے تو والدہ کی خدمت میں حاضر رہتے۔ سب رشتوں کا خیال رکھتے تھے اور ان کی ہمدردی اور بہبود کے لئے کوشاں رہتے۔

آپ نے اپنی ہمشیرہ کے ساتھ مثالی تعلق رکھا اور بہت پیار اور محبّت کے ساتھ اس رشتہ کو نبھایا۔ آپ کی ہمشیرہ نورجہاں صاحبہ اہلیہ نصیر احمد برمی صاحب بیان کرتی ہیں کہ صلاح الدین قمر میرا بھائی کم اور میرا باپ اور دوست زیادہ تھا۔ والد مکرم کی وفات کے بعد ہم دونوں بہن بھائیوں کا تعلق پہلے سے بھی بڑھ گیا اور ہر معاملہ میں ان سے مشورہ کرتی اور راہنمائی لیتی۔

مکرم صلاح الدین قمر صاحب کی یہ خوبی تھی کہ ہمیشہ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملتے۔ خاکسار ان کی مہمان نوازی کا لڑکپن سے شاہد ہے کہ 1980ء کی دہائی میں جب کہ روپیہ نایاب ہوتا تھا اس زمانہ میں آپ آسودہ حال تھے۔ اکثر عصر کے بعد ہم دوستوں کو آپ قریبی ہوٹل نعمت کدہ یا احمدیہ ریسٹورنٹ میں لے جاتے اور چائے کے ساتھ برفی اور نمک پاروں سے تواضع کرتے۔ اس تواضع کا سلسلہ سالوں پر محیط ہے۔

صلاح الدین قمر صاحب سے میرا باقاعدہ تعارف 1982ء میں ہوا تھا اور پھر یہ تعارف تعلق میں بدل گیا اور یہ تعلق مضبوط دوستی کی شکل اختیار کر گیا۔ ہرسال جرمنی سے پاکستان آتے اور آنے سے پہلے بتایا بھی کرتے اور کئی بار ایسا ہوا کہ وہ میرے دفتر ملنے آتے تو اظہار الفت میں کہتے کہ ربوہ آکر پہلا وزٹ آپ کی طرف کر رہا ہوں۔ وفات سے پہلے بھی وہ پاکستان آئے ہوئے تھے۔ رمضان المبارک اور عیدالفطر یہیں گزاری اور پھر عازم جرمنی ہوئے۔ جاتے ہی ہسپتال داخل ہوگئے۔ ان پر بیماری کا شدید حملہ تھا جس سے جانبر نہ ہوسکے اور تقریباً ایک ماہ بعد راہی ملک بقا ہوگئے ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

عزیزوں، دوستوں کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ تھا۔ وہ نہ صرف محفل کی رونق ہوا کرتے تھے بلکہ ان کی وجہ سے دوستانہ محفلیں سجا کرتی تھیں اور ان محفلوں میں زیادہ تر گفتگو ربوہ کی خوبصورت پرانی یادوں کے تذکرہ پر ہی مشتمل ہوتی تھی۔ صلاح الدین قمر صاحب نے لواحقین کے علاوہ ایک وسیع حلقہ احباب چھوڑا ہے جن کے ساتھ انہوں نے بڑے بھائیوں جیسا سلوک کیا اور دوستوں کو اکٹھا کئے رکھا۔ انہیں ربوہ سے بہت محبّت تھی اور داعی اجل کو لبیک کہہ کر پھر اللہ نے اپنی محبوب بستی کے مقبرہ بہشتی کو ان کا دائمی بسیرا بنا دیا۔

1- (الفضل 10 مئی 1981ء)
2- (الفضل 23 جنوری 1981ء)

نیشنل وصیت سیمینار 2024ء

شعبہ وصایا جرمنی نے مؤرخہ 20 اپریل 2024ء کو وصیت سیمینار زیرِصدارت مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت جرمنی بذریعہ یوٹیوب چینل منعقد کرنے کی توفیق پائی، الحمدللہ۔اس پروگرام کی کامیابی کے لئے دعائیہ خط حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مع پروگرام لکھا گیا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جو مکرم حافظ محمد ظفراللہ صاحب نے کی جس کے بعد مکرم مرتضیٰ منان صاحب مربی سلسلہ نے نظم پیش کی۔ سیمینار کی پہلی تقریر مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے ''نظامِ وصیت اصلاح نفس کا ذریعہ'' کے موضوع پر اُردو زبان میں کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی نصائح کی روشنی میں احبابِ جماعت کو اس بابرکت نظام میں شمولیت کی ترغیب دلائی۔ اس کے بعد مکرم عمران قمر صاحب (کارکن شعبہ وصایا) نے نظم پیش کی۔ سیمینار کی دوسری تقریر مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جرمنی نے ''خلیفہ وقت کی تحریک برائے نئی وصایا کی برکات'' کے موضوع پر اردو زبان میں کی۔ مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کے اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام کے اُردو وجرمن ترجمہ کا بھی انتظام موجود تھا۔

بیت السبوح کے ہال میں لوکل امارات فرانکفرٹ، ڈارمشٹڈ، ڈیٹسن باخ اور آفن باخ کے احباب جماعت نے پروگرام میں شرکت کی۔ جرمنی و بیرونی ممالک سے آن لائن پروگرام دیکھنے والوں کی تعداد پچیس ہزار سے زائد تھی، الحمدللہ۔ پروگرام کے کامیاب انعقاد کے متعلق احباب کی بہت مثبت آراء موصول ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں اپنے فرائض بہتر رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(رپورٹ: مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب، سیکرٹری وصایا جرمنی)